فضائل ومسائلِ قربانی

☆ اے محبوب! بیشک ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا کیں، تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے، بیشک آپ کا دشمن ہی ہر خیر سے محروم ہے۔ (الکوثر)

☆ اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون البتہ تمہاری طرف سے پرہیزگاری اس کی بارگاہ تک پہنچتی ہے۔ (الحج 37:22)

☆ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لیے اِس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ عرض کی: اُون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (ابن ماجہ: 3127)

قربانی کس پر واجب ہے؟

وہ بالغ مسلمان جو شرعی مسافر نہ ہو اور بنیادی ضروریاتِ زندگی (جن کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہوتا ہے) اور واجب الادا قرض کے علاوہ 52.5 تولے (612.36 گرام) چاندی یا اُس کی قیمت (موجودہ ریٹ (2024ء) کے مطابق تقریباً 147,000 روپے) کے برابر نقدی یا دیگر سامان کا مالک ہو اُس پر قربانی واجب ہے۔

نوٹ: اگر کسی شخص کے پاس صرف سونا (Gold) ہو، اِس کے علاوہ وہ کسی چیز کا مالک نہ ہو تو 7.5 تولے (87.48 گرام) ہونے کی صورت میں اُس پر قربانی واجب ہے۔

زکوٰۃ اور قربانی کے نصاب میں فرق: زکوٰۃ اور قربانی کے نصاب میں دو بنیادی فرق ہیں:

(1) زکوٰۃ کی ادائیگی صاحبِ نصاب بننے کے ایک سال بعد فرض ہوتی ہے، جب کہ قربانی واجب ہونے کے لیے سال گزرنا شرط نہیں۔ قربانی کے تین دنوں میں کسی بھی وقت مذکورہ بالا شرائط پائی جائیں تو قربانی واجب ہے۔

(2) زکوٰۃ صرف بڑھنے والے اموال (سونا چاندی بشمول نقدی (Cash) اور سامانِ تجارت) پر لازم ہوتی ہے، جب کہ قربانی واجب ہونے کے لیے بڑھنے والا مال ضروری نہیں۔ قربانی کے نصاب میں بنیادی ضروریاتِ زندگی سے زائد تمام چیزیں شمار کی جاتی ہیں، چاہے وہ زیرِ استعمال ہوں یا نہ ہوں، مثلاً: خالی پلاٹ، ضرورت سے زائد گھر، سواریاں اور ملبوسات، کرایہ پر دیا ہوا مکان، اِضافی کتابیں وغیرہ۔ یعنی جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے اُس پر قربانی بھی واجب ہے۔

وجوب سے متعلق چند اہم مسائل: ☆ اگر قربانی واجب ہو تو جانور ذبح کرنا لازم ہے، اُس کی قیمت صدقہ کرنا کافی نہیں۔

☆ قربانی گھر میں صرف ایک شخص یا صرف مرد حضرات پر ہی واجب نہیں، بلکہ جتنے مرد و عورت صاحبِ نصاب ہوں، سب پر الگ الگ قربانی واجب ہے۔

☆ صاحبِ نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے، جب کہ سیدِ عالم ﷺ اور دیگر کو اِیصالِ ثواب کے لیے قربانی کرنا مستحب ہے۔ نیز اگر صاحبِ نصاب اپنی طرف سے قربانی نہ کرے اور دیگر کی طرف سے کرے (جیسا کہ بعض لوگوں نے گھر میں باری بنائی ہوتی ہے) تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔

☆ جو شخص صاحبِ نصاب ہے مگر وقتی طور پر اُس کے پاس نقد رقم (Cash) موجود نہیں، اُس پر قرض (Loan) لے کر قربانی کرنا لازم ہے۔

☆ جس شخص نے قربانی کی منت (Vow) مانی ہو اُس پر ہر صورت میں قربانی واجب ہے، اگرچہ وہ صاحبِ نصاب نہ ہو۔

☆ جس شخص پر گزشتہ سالوں میں قربانی واجب تھی مگر ادا نہیں کی، اُس پر لازم ہے کہ اُس وقت کے ریٹ (Market Value) کے مطابق جانور کی قیمت صدقہ کرے۔

اِرشادِ نبوی: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔'' (ابن ماجہ: 3123)

کس جانور کی قربانی کی جائے؟

قربانی کے جانوروں کی تین اقسام ہیں: (1) اُونٹ۔ اِس کی عمر کم از کم پانچ سال ہونا ضروری ہے۔ (2) گائے (بشمول بھینس)۔ اِس کی عمر کم از کم دو سال ہونا ضروری ہے۔ (3) بکری (بشمول بھیڑ، دُنبہ)۔ اِس کی عمر کم از کم ایک سال ہونا ضروری ہے، البتہ دُنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ جو دُور سے دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہوتا ہو اُس کی قربانی جائز ہے۔

جانور کے اوصاف: مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور زیادہ قیمت والا، فربہ (Fatty) اور عمدہ گوشت والا ہو اور اُس میں کوئی عیب (Defect) نہ ہو، یعنی اُس کے کان، آنکھیں، ہاتھ، پاؤں بالکل درست ہوں۔ البتہ معمولی عیب معاف ہے اور زیادہ عیب ہو تو اُس کی قربانی صحیح نہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی درست نہیں: ☆ لنگڑا، جو قربان گاہ تک نہ جا سکے۔ ☆ جو کمزوری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے۔ ☆ جو بیماری کی وجہ سے چارہ نہ کھائے۔ ☆ اندھا یا کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ ☆ جس کے پیدائشی طور پر دونوں یا ایک کان نہ ہو۔ ☆ جس کا کان یا دُم ایک تہائی سے زیادہ کٹی ہو۔ ☆ جس کی ناک کٹی ہو یا پاؤں کٹا ہو۔ ☆ جو دانت گر جانے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکے۔ ☆ جس کا سینگ جڑ سمیت ٹوٹ چکا ہو (پیدائشی طور پر سینگ نہ ہوں تو قربانی جائز ہے)۔ ☆ جس میں نر اور مادہ دونوں کی علامتیں ہوں۔ ☆ جو صرف گندی چیزیں کھاتا ہو۔ ☆ جس کے تھن کٹے ہوں۔ ☆ جس بکری کا ایک تھن خشک ہو۔ ☆ جس گائے کے دو تھن خشک ہوں۔

اوصاف سے متعلق مزید اہم مسائل: ☆ خصی (Castrated)، بھینگے اور جس کی اُون کاٹ لی گئی ہو، سب کی قربانی جائز ہے۔

☆ گابھن اور دُودھ دینے والے جانور کی قربانی ناپسندیدہ ہے۔ ☆ اگر ذَبح کرتے وقت جانور کے اُچھلنے، کودنے سے عیب پیدا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔

☆ قربانی کا جانور مر جائے یا گم ہو جائے یا ذَبح سے پہلے اُس میں عیب پیدا ہو جائے، تو صاحبِ نصاب پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہے۔

نوٹ: ذبح سے پہلے قربانی کے جانور سے کوئی نفع حاصل کرنا (بال اپنے لیے کاٹ لینا یا اُس کا دودھ دوہنا یا اُون کاٹ لینا) منع ہے، اگر اُون کاٹی یا دودھ دوہا تو اُسے صدقہ کرنا لازم ہے۔ نیز قربانی کا جانور قابلِ تعظیم ہے، اُس پر سوار ہونا یا کوئی چیز لادنا منع ہے۔

جانور میں شراکت: بکری کی قربانی ایک ہی شخص کی طرف سے ہوسکتی ہے، گائے یا اُونٹ میں زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہوسکتے ہیں۔

شراکت کے اہم مسائل: ☆ شراکت کے لیے ضروری ہے کہ شرکا میں سے ہر ایک کسی عبادت (قربانی، منت، عقیقہ وغیرہ) کی نیت کرے۔ اگر کسی ایک شریک نے بھی عبادت کی نیت نہ کی یا اُن میں سے کوئی ایسا ہے جس کی نیت شریعت میں قابلِ قبول نہیں (جیسے کافر اور بدعقیدہ) تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔

☆ قربانی اور دیگر عبادات صرف حلال مال سے ادا کی جاسکتی ہیں؛ لہٰذا اگر کسی شخص کا تمام مال حرام ذرائع سے حاصل ہوا ہو تو اُس کے ساتھ شراکت جائز نہیں۔

☆ شراکت کے لیے ضروری ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو، مثلاً: جانور کی قیمت 175,000 ہو تو ہر شخص پر کم از کم 25,000 روپے دینا لازم ہے۔

قربانی کا وقت: قربانی کا وقت 10 ذوالحجہ (شہر میں نمازِ عید کے بعد) سے 12 ذوالحجہ کا سورج غروب ہونے تک ہے۔ افضل دس ذوالحجہ ہے، پھر گیارہ، پھر بارہ۔

نوٹ: کچھ لوگ اِنتشار پھیلانے کے لیے چوتھے دن قربانی کرتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں۔ سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے واضح طور پر فرمایا: ''قربانی صرف تین دن تک جائز ہے۔'' (مؤطا امام مالک: 1399، 1400، سُننِ کبریٰ: 19732)

ذبح سے متعلق احکام: ☆ اگر خود اچھی طرح سے ذَبح کر سکتے ہوں تو بہتر ہے کہ خود ذبح کریں ورنہ کسی نیک صحیح العقیدہ مسلمان سے ذبح کروائیں۔

☆ ذبح سے پہلے جانور کو چارہ، پانی دیں، بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور اُسے لٹانے سے پہلے اُس کی نظروں سے اُوجھل چھری تیز کرلیں، پھر اُسے دوسرے جانوروں کی نظروں سے اُوجھل بائیں پہلو پر اِس طرح لٹائیں کہ اُس کا سر جنوب (South)، پُشت مشرق (East) اور منہ قبلہ کی طرف ہو، اور یہ دُعا پڑھ کر ذبح کریں: اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ o اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o لَا شَرِیۡکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ o اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنۡکَ، بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ.

اگر اپنی طرف سے قربانی ہو تو ذبح کے بعد یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلۡ مِنِّیۡ کَمَا تَقَبَّلۡتَ مِنۡ خَلِیۡلِکَ اِبۡرَاهِیۡمَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَحَبِیۡبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

☆ جانور کو کسی طرح سے بھی بلاوجہ تکلیف دینا منع ہے، مثلاً: اُس کے سامنے چھری تیز کرنا یا رُوح نکلنے سے پہلے اُس کی کھال اُتارنا یا کوئی عضو کاٹنا۔

☆ ذبح کے وقت جانور کے گلے سے بہنے والا خون ناپاک ہوتا ہے، حتی الامکان اُس سے گوشت کو اور کپڑوں کو بچانا لازم ہے، کیونکہ جان بوجھ کر بلاوجہ کسی پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔ البتہ ذبح کے بعد گوشت میں باقی رہ جانے والا خون پاک ہے، مگر اُسے بھی کھانا حلال نہیں۔

گوشت وغیرہ کی تقسیم: ☆ قربانی کے گوشت سے کچھ کھا لینا مستحب ہے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی دے سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ گوشت کے تین حصے کریں: ایک حصہ فقرا کے لیے، ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں کے لیے اور ایک حصہ گھر والوں کے لیے (منت اور وصیت کی قربانی کا تمام گوشت فقرا کو دینا لازم ہے)۔

☆ قربانی کی کھال اور دیگر اضافی چیزیں (اُوپر ڈالنے والا کپڑا، رسی اور گلے کا ہار وغیرہ) کسی بھی نیک کام کے لیے صدقہ کردیں اور خود بھی استعمال کرسکتے ہیں، البتہ قربانی کی کوئی چیز اپنے استعمال کے لیے بیچنا یا ذبح کرنے والے کو اُجرت (Wages) میں دینا یا بدعقیدہ لوگوں کو دینا جائز نہیں۔

شُرکا میں گوشت کی تقسیم: جب قربانی میں ایک سے زیادہ افراد شریک ہوں تو گوشت کا وزن کر کے حصوں کے مطابق تقسیم کرنا لازم ہے، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں اور نہ ہی وزن کر لینے سے پہلے شرکا ایک دوسرے کو کمی بیشی معاف کر سکتے ہیں۔

البتہ اگر سب حصہ دار کسی بالغ مسلمان کو مکمل طور پر مالک (Owner) بنا دیں، کہ وہ جیسے چاہے تقسیم کرے تو پھر وزن کرنا ضروری نہیں۔ اِسی طرح کلیجی، مغز، پائے وغیرہ گوشت میں شامل کردیں تو بھی وزن کرنا ضروری نہیں۔ (وقار الفتاوی، جلد:2، ص:472 / درمختار مع ردالمحتار، جلد:9، ص:527)

جانور کے ممنوعہ اجزا: حلال جانوروں کی مندرجہ ذیل چیزیں کھانا ناجائز ہے:

خون، پِتّا، مثانہ، علاماتِ نر و مادہ، کپورے، غدود، حرام مغز، گردن کے پٹھے، اُوجھڑی، آنتیں وغیرہ۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے فتاویٰ رضویہ، جلد:20، صفحہ:240)

جامعہ نظامیہ رضویہ
JAMIA NIZAMIA RIZVIA
042-37657314/042-37665772

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان
munpk7374429@gmail.com 03157374429
مجلس علماء نظامیہ پاکستان